فرسٹ مون میرج ہال جہلم میں

اسامہ بٹ کے تکمیل حفظ قرآن کے موقع پر

باوقار قرآنی تقریب

تحریر: غلام سرور قریشی

حقیقی روحانی مجلس صرف قرآنی ہوتی ہے۔ روحانی امر وہ ہوتا ہے جس میں سمندروں کی گہرائی اور سکوت پایا جاتا ہے۔ اس سمندر میں ہمیشہ طوفان مچلتے ہیں مگر وہ سطح پر نمودار نہیں ہوتے۔ قرآن روح کو تسکین دیتا ہے اور پیاسی کشت حیات اس سے سیراب ہوتی ہے۔ چنانچہ ان سطور میں ایک ایسی ہی قرآنی و روحانی مجلس کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ جو مورخہ 25 دسمبر بروز اتوار کو فرسٹ مون میرج ہال میں منعقد ہوئی۔ تقریب سعید اس پاکیزہ مجلس کی جامعہ علوم اثریہ جہلم کے ہونہار اور مثالی طالب علم اسامہ بٹ بن حفیظ اللہ بٹ کا حفظ قرآن تھا۔ حفیظ اللہ بٹ صاحب کا سر فخر سے بلند تھا کیونکہ جو عظمت ان کے حصے میں آئی، واقعی قابل فخر و لائق تشکر تھی۔ انہیں عاقبتِ حسنہ کی ضمانت مل گئی۔ بیٹا حافظ قرآن ہو گیا۔ باپ کو اس سے بڑھ کر کیا چاہیے۔ وہ بارگاہ قدس میں سربسجود تھے اور چاہتے تھے کہ اپنے تشکر کے اظہار کیلئے ایک اعلیٰ قسم کی قرآن مجلس قائم کریں اور اس پر اپنی نیک کمائی دل کھول کر خرچ کریں اور اپنے خدمات تشکر کو اعلیٰ قسم کی ضیافت میں سمو دیں۔ اس مجلس کے روح رواں پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب تھے۔ جنہیں بطور خاص بلوایا گیا اور جنہوں نے کمال محبت قرآنی میں اس مجلس میں تشریف لانا، ضروری سمجھا۔ انہوں نے اپنے درس قرآن میں قرآن ہی نور، قرآن ہی دل کا سرور اور یہی قرآن حضور اقدس ﷺ کی دعوت کا سرچشمہ ہے۔ یہی وہ آب حیات ہے جس نے سسکتی اور ڈوبتی انسانیت کو حیاتِ جاوید سے آشنا کیا اور یہی قرآن ہمارے آقا و مولانا حضرت محمد ﷺ پر منزل من اللہ آخری ہدایت ہے جس کے بعد اور جس سے باہر کسی ہدایت کا وجود نابود ہے۔ یہی وہ کلام شیریں جس کے سامنے ہر حلاوت ہیچ ہے۔ اسی سے روح کی کھیتی شاداب رہتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب قرآن عزیز کے

ماہر غواص ہیں۔ وہ چمکتے، دمکتے موتی نکال نکال کر سامنے رکھ رہے تھے اور سامعین ہمہ تن گوش قرآن کے بیان کی لطافتوں سے محظوظ ہو رہے تھے۔ یہ قرآن کا اعجاز تھا یا ڈاکٹر صاحب کے بیان کی ساحری کہ سینکڑوں سامعین پر مشتمل مجمع ٹھہرے سکوت میں ڈوبا روحانی دنیا کی رفعتوں اور گہرائیوں کی سیر کر رہا تھا۔ نہ کوئی نعرہ اور نہ کوئی شور و شغب۔ یہ قرآن کا جلال تھا جو ان گنت ارواحِ سعید پر طاری تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے بیان نے سامعین کو اس طرح جذب کر لیا تھا کہ وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر صرف اور صرف قرآن کے ہو کر رہ گئے اور جب درس قرآن ختم ہوا تو ہر دل قرآن کی لذات سے بہرہ مند تھا اور دل کی دنیا میں قرآن کا انقلاب موجزن تھا۔

جناب حفیظ اللہ بٹ اور ان کے خاندان کے سارے افراد جو شریک محفل تھے، مجسم انکسار تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر وہ احسان عظیم کیا ہے جس کا بوجھ ان کی گردنوں کو بارگاہِ صمدیت میں ہمیشہ جھکائے رکھے گا۔

یہ مبارک محفل حافظ عبدالحمید عامر رئیس الجامعہ کی صدارت اور ان کے برادرِ اصغر حافظ احمد حقیق کی نظامت میں لحن داؤدی والے قاری نوید الحسن کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی اور ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب کے درس اور دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ انہوں نے دعا فرمائی کہ عزیز اسامہ بٹ اپنے والدین کیلئے ثواب آخرت کا سبب بنے اور دنیا میں ان کیلئے صدقہ جاریہ ثابت ہو اور یہ بچہ صرف رمضانی حافظ نہ ہو بلکہ دنیا میں جیتا جاگتا عامل قرآن ہو۔ روحانی مجلس قرآنی مجلس ہوتی ہے۔ قوالی والی نہیں ہوتی۔ والحمد للہ رب العالمین

چک دولت کے قریب جہانگیر گاؤں کے ساتھ واقع موضع کوٹھڑا تحصیل جہلم میں

رئیس الجامعہ کا درس سیرت النبی ﷺ

مورخہ 28 جنوری بروز ہفتہ خالد محمود صاحب اور ان کے داماد اسد صاحب کی دعوت پر رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے چک دولت کے قریب جہانگیر گاؤں کے ساتھ واقع کوٹھڑا کے مقام پر سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر درس دیا۔ جس میں کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس درس میں رئیس الجامعہ کے ساتھ مولانا قطب شاہ بھی موجود تھے۔